بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصاب کی مقدار میں خالص چاندی کا اعتبار ہے یا کھوٹ والی کا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی ہو، توکیا اس پر قربانی واجب ہوگی؟ نیز اس میں چاندی کے بسکٹ کا اعتبار ہے یا چاندی کے زیور کا؟ برائے کرم اس کی وضاحت کردیجئے۔

جواب

جی ہاں! جس کے پاس حاجت اور قرض (اگر ہے، تو اس) سے زائد ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی ہی چاندی کی رقم، یا اتنی ہی مالیت کا کسی قسم کا مال، سامان، یا جائیداد وغیرہ ہو، تو اس پر قربانی واجب ہے، نیز اس کے لیے بسکٹ والی بالکل خالص چاندی ہونا ضروری نہیں ہے، ایسی چاندی جس میں غالب چاندی ہو، وہ بھی کافی ہے، لہذا اگر اتنی مقدار کا زیور ہو، اور اس میں چاندی غالب اور کھوٹ مغلوب ہو، تو قربانی واجب ہوجائے گی، کیونکہ جب کھوٹ پر چاندی غالب ہو، تو وہ سارا چاندی ہی شمار ہوتا ہے۔

قربانی واجب ہونے کے نصاب کے متعلق بدائع الصنائع ہے "فلا بد من اعتبار الغنى وهو أن يكون في ملكه مائتا درهم أو عشرون دينارا أو شيء تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأثث به وكسوته وخادمه وفرسه وسلاحه وما لا يستغني عنه"

ترجمہ: (قربانی میں) مالداری کا اعتبار ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں یا رہائش، خانہ داری کے سامان، کپڑے، خادم، گھوڑا، ہتھیار اور وہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو، ان کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو، جو اس (دو سو درہم یا بیس دینار) کی قیمت کو پہنچتی ہو۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ196، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے "وإذا كان الغالب على الدراهم الفضة فهي فضة، وإن كان الغالب على الدنانير الذهب فهي ذهب"

ترجمہ: چاندی کے سکوں پر چاندی غالب ہو تو وہ چاندی ہی شمار ہوں گے، اسی طرح سونے کے سکوں پر سونا غالب ہو تو وہ سونا شمار ہوں گے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصرف، ج3، ص219، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-5084

تاریخ اجراء: 22ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/08جون2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net